

## Chund Din Khushi Kay Teen Auratien Teen Kahaniyan

[اختر انکل ہمارے پڑوس میں رہا کرتے تھے۔ وہ ایک سرکاری اسکول میں ٹیچر تھے۔ شفیق اور شریف النفس شخص تھے۔ تمام محلے دار ان کی عزت کرتے تھے۔ مہوش ان کی اکلوتی بیٹی بچپن سے میری دوست تھی۔ سب دکھ سکھ مجھ سے کرتی تھی، 'انکل کی وفات کے بعد ان کی بیوہ کو پنشن ملنے لگی۔ کچھ محنت، مشقت بھی کی۔ یوں بیٹی کو پروان چڑھایا۔ بالآخر مہوش نے ایف اے کر لیا، لیکن خرابی صحت کے باعث آگے تعلیم جاری نہ رکھ سکی۔ اس کی صحت کو گھن لگا ہوا تھا۔ خوبصورت ہونے کے باوجود چہرے پر رونق نام کو نہ تھی۔ اُسے روز ماں چیک اپ کے لیے اسپتال لے جاتی، 'ایک دن وہ آئی، کہنے لگی۔ شگفتہ، مجھے اپنے بیوٹی پارلر میں رکھ لو، گھر میں دل نہیں لگتا، مصروف رہنا چاہتی ہوں۔ امی کمزور ہو گئی ہیں۔ سوچتی ہوں کوئی کام سیکھ جائوں تاکہ گھر کے اخراجات میں ان کا ہاتھ بٹا سکوں، 'مہوش! بیوٹی پارلر کی ڈیوٹی بہت تھکا دینے والی ہوتی ہے۔ تم صبح سے شام تک کھڑی رہ کر یہ کام نہیں کر سکو گی۔ بہتر ہوگا کسی اسکول میں ٹرائی کرو۔ میں نے اسے مشورہ دیا۔ اس نے میرا مشورہ مان لیا، 'ہمارے ایک محلے دار کا گھر کے قریب اسکول تھا۔ وہ مہوش کے والد کا دوست رہ چکا تھا۔ لہذا میری یہ دوست وہاں ٹیچر لگ گئی۔ ملازمت کے بعد کچھ دن بشاش بشاش رہی۔ پھر تھکی تھکی رہنے لگی۔ ماں دل کے ماہر ڈاکٹر کے پاس لے گئی۔ اس نے کچھ دوائیں باقاعدگی سے کھانے کی ہدایت کردی اور ساتھ بتایا کہ آپریشن ناگزیر ہے کیونکہ دل میں سوراخ ہے۔ آپریشن کے لیے خاصے پیسوں کی ضرورت تھی۔ مہوش کی ماں پریشان ہو گئی، کیونکہ دو وقت کی دال روٹی کے لیے بھی ماں، بیٹی کو محنت کرنا پڑتی تھی تو آپریشن کے لیے رقم کہاں سے آتی، 'مہوش دوائیں لینے نزدیکی میڈیکل اسٹور پر جاتی تھی۔ چونکہ خوش شکل اور سنجیدہ لڑکی تھی۔ اسٹور کے مالک کو پسند آگئی۔ وہ مہوش پر فریفتہ ہو گیا جبکہ جانتا تھا کہ یہ دل کی مریضہ ہے، اس کے باوجود اس نے اس لڑکی کو اپنے دل میں بسا لیا۔ جب یہ دوائیں لینے جاتی تو بہت توجہ دیتا۔ ملازم کے ہاتھ سے نسخہ لے کر خود آٹھ کر دوائیں دیتا۔ رعایتی قیمت لگاتا۔ شروع میں تو مہوش کو خیال بھی نہ گزرا کہ احسان کیوں اس پر یہ عنایت کرتا ہے لیکن ایک روز جب اس نے دوائوں کے پیسے لینے سے انکار کیا تو وہ حیرت سے اس کا منہ دیکھنے لگی، 'ایسا کیوں، جبکہ میں نے دوائیں خریدی ہیں۔ آپ ہماری مستقل گاہک ہیں۔ وہ بولا۔ تو کیا ہوا... اور بھی کئی آپ کے مستقل گاہک ہوں گے۔ کیا آپ سب کو یونہی مفت دوائیں دیتے ہیں۔ آپ جب یہاں سے گزرتی ہیں تو بہت سی آنکھیں آپ کو دیکھ رہی ہوتی ہیں، ان میں دو آنکھیں میری بھی ہوتی ہیں۔ آپ اتنے اچھے طریقے سے بات کرتی ہیں کہ عزت کرنے کو جی چاہتا ہے۔ آج ہمیں خدمت کا موقع دیجیے۔ احسان کو اپنے جذبات کے اظہار کا سلیف نہ تھا۔ مہوش نے برا منایا۔ اس نے پیسے گائونٹر پر پٹخ دیے اور غصے میں دوائیں اٹھانا بھی بھول گئی اور تیزی سے دکان سے نکل گئی، 'جب وہ میرے پاس آئی تو ہانپ رہی تھی۔ میں نے پانی پلایا اور پیٹھ سہلائی۔ میں سمجھی شاید دل کی تکلیف سے سانس اکھڑ گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ذرا سنبھلی تو بولی۔ جانتی ہو میڈیکل اسٹور والے نے کیا حرکت کی ہے آج؟ کیا کیا ہے اس نے؟ میں نے حیرت سے پوچھا۔ وہ تو نہایت شریف آدمی ہے۔ اتنا بھی شریف نہیں ہے۔ اس کا غصہ ابھی تک سرد نہ ہوا تھا۔ جب اس نے ساری بات مجھے بتائی تو میں ہنس دی۔ بے وقوف...! کیا ہوا اگر وہ پیسے نہیں لے رہا تھا۔ وہ جانتا ہے کہ تم دل کی مریضہ ہو اور تمہارے مالی حالات بھی جانتا ہے تبھی نیکی کرنے میں پہل کر دی۔ بعض لوگ نرم دل ہوتے ہیں۔ اس نے کوئی نازیبا بات تو نہیں کہی نا...؟، 'میرے سمجھانے پر وہ کچھ تھنڈی پڑ گئی۔ بولی۔ مجھے کسی کی ہمدردی نہیں چاہیے۔ ایسی باتیں دل کو گھائل کرتی ہیں۔ ہاں! تم ٹھیک کہتی ہو۔ تم بہت خوددار ہو، جانتی ہوں لیکن دنیا میں سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ معاف کردو اس بیچارے کو، موٹی عقل کا ہے۔ مجھے یقین ہے آج کے بعد وہ ایسی غلطی کرنے کی جرأت نہیں کرے گا، 'جب بہت دن گزر گئے اور وہ احسان کے اسٹور نہیں گئی، وہ سخت پریشان ہوا۔ پچھتاوے لگا کہ خواہ مخواہ اس روز ایسی بات کہہ دی۔ اسی پشیمانی میں احسان دکان پر افسردہ بیٹھا تھا کہ میں ادھر سے گزری۔ وہ جانتا تھا کہ مہوش میری دوست ہے تبھی بلاجھجک بابر آگیا۔ شگفتہ باجی! میری بات سنئے۔ میں تھہر گئی چونکہ اس کے گھر کی تمام خواتین تقریبات کے موقعوں پر میرے بیوٹی پارلر آیا کرتی تھیں۔ لہذا اس سے بات کرنے میں کوئی عار نہ ہوا، 'اپنی دوست مہوش سے معافی دلوا دیجیے۔ دراصل جو ڈاکٹر ان کا معالج ہے، وہ میرا کزن ہے۔ اس کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مہوش کا آپریشن لازمی ہے۔ بروقت نہ کرایا تو اس کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ان کے والد میرے والد کے دوست اور بڑے بھائی کے استاد تھے۔ اس گھرانے کے لیے میرے دل میں بہت عزت ہے۔ آپ مہوش کو سمجھائیے کہ وہ آپریشن کروانے پر راضی ہو جائے۔ آپریشن کروانے پر تو راضی ہے لیکن لاکھوں کا خرچہ ہے۔ اور یہ آپ جانتے ہیں کہ ان کے مالی حالات...! جانتا ہوں، آپ ان کو مت بتائیے گا آپریشن کا خرچہ میں ادا کروں گا۔ لیکن اس کی زندگی بچانے کی کوشش تو ہمیں کرنی چاہیے۔ وہ خوددار ہے۔ مجھ سے تو آپریشن کے پیسے نہیں لے گی۔ وہ تو مجھ سے نہیں لیتی، کجا آپ سے لے گی۔ کوئی طریقہ سوچیے۔ میں اسے صحت یاب دیکھنا چاہتا ہوں۔ ٹھیک ہے، میں سوچتی ہوں۔ چند دن بعد جواب دوں گی۔ یہ کہہ کر آگے چلی تو اس نے کہا۔ معافی تو دلوائیے۔ جب سے ناراض ہو کر گئی ہے، کچھ کھانے پینے کو جی نہیں چاہتا، 'اگلے روز شام کو مہوش کے گھر گئی تو وہ افسردہ بیٹھی تھی۔ بھانپ لیا کہ ماں سے جھگڑا ہوا ہے کیونکہ انٹی بھی چپ چاپ تھیں۔ میں نے مہوش سے پوچھا۔ کیا بات ہے، کیا امی سے لڑکے بیٹھی ہو؟ کیوں منہ پھلا رکھا ہے؟ ہاں! آج ہماری لڑائی ہوئی ہے۔ ارے کیوں، کس بات پر؟ بولی۔ یہ کہتی ہیں ایک اچھا رشتہ ان کی نظر میں ہے، شادی کرلوں۔ میں کیسے کرلوں شادی! دل میں سوراخ ہو جس کے، کیا وہ شادی کر سکتا ہے؟ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ کس کا رشتہ ہے بتائو تو...، 'امی کا ایک رشتے دار ہے۔ پینتالیس برس کا ہے۔ بیوی مر چکی ہے، ایک بیٹا ہے اس کا۔ وہ آدمی مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا اور امی کہتی ہیں کہ تجھے ایک بار دلہن بنی دیکھ لوں تو سکون سے مر سکوں گی۔ ذرا دیکھو تو میری ماں کے خواب...! مجھے کیسے شخص کے سر منڈھ رہی ہیں، یہ بھی تو دیکھو۔ جسے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ میرے دل میں سوراخ ہے۔ ایک بیوی پہلے مر چکی ہے اور دوسری بھی ایسی اسے مل جائے جو عنقریب مرنے والی ہو تو ظلم ہے اس کے ساتھ...!، 'اس پر انٹی سے چپ نہ رہا گیا، بے اختیار بول پڑیں۔ اللہ نہ کرے، کیا اول فول بک رہی ہو۔ اچھا مٹی ڈالو اس رشتے پر آئندہ اس کا ذکر نہ کروں گی۔ ایک رشتہ اور بھی ہے مہوش! اگر تم راضی ہو جاؤ۔ لڑکا پڑھا لکھا، خوبصورت اور خوشحال ہے۔ میں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دل کی بات کہہ دی۔ وہ کیوں کرنے لگا مجھ سے شادی! آج کل میں مرنے والی، کیوں لگانے گا کوئی اپنی خوشیاں دائو پر...، 'جسے تم سے محبت ہوگی وہ ہر حال میں تم سے شادی کرے گا۔ آزمائش شرط ہے۔ میرے ان الفاظ کو سن کر اس کے چہرے پر

وقت بگڑ جائے، ایسی سنجیدگی چھائی کہ میں چپ ہو گئی۔ سوچا کسی اور وقت احسان کا نام لوں گی۔ ایسا نہ ہو یہ اس ادھر احسان کو ایک پل چین نہ تھا۔ دل سے مجبور ہو کر ایک روز وہ خود اسکول چلا گیا، جہاں مہ وش پڑھاتی تھی۔ بیڈ مسٹریس نے اسے بلا کر کہا۔ کوئی صاحب تم سے ملنے آئے ہیں۔ جب ملاقات والے کمرے میں آئی تو سامنے احسان کو دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ بیڈ مسٹریس کے روبرو غصہ بھی نہ دکھا سکتی تھی۔ تحمل سے کام لینے پر مجبور تھی۔ جی کہنے! اتنا کہا کہ احسان کو بات کرنے کا حوصلہ مل گیا! 'معاف کر دو مہ وش! اس روز مجھ سے غلطی ہو گئی۔ جس دن سے تم خفا ہو کر گئی ہو، میرا سکون جاتا رہا ہے۔ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب کبھی ایسی غلطی نہیں کروں گا اور یہ اپنی دوائیں رکھ لو، کانٹونٹر پر چھوڑ کر آگئی تھیں۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، احسان چلا گیا اور وہ کھڑی سوچتی رہ گئی! 'اس کے بعد کئی بار وہ اس کے استور کے سامنے سے گزری مگر اس شخص نے نظر اٹھا کر نہ دیکھا۔ نیہی سنجیدگی سے اس کے بارے میں سوچنے لگی۔ جانتی تھی کہ دل میں سوراخ ہے، جانے کب زندگی کا چراغ گل ہو جائے، پھر کسی انسان کے لیے کدورت پالے رکھنا اچھی بات تو نہیں! 'اس دن طبیعت ٹھیک نہ تھی، سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی، اس کے ہونٹ نیلے ہو گئے تھے۔ جب میں اس کے گھر یہ بتانے کے ارادے سے گئی کہ احسان تم سے شادی کرنا چاہتا ہے، تمہاری بیماری کی سنگینی سے آگاہ ہونے کے باوجود...! لیکن مہ وش کی بگڑی حالت دیکھ کر میری سٹی گم ہو گئی۔ کچھ دیر تک میں اس کے ہاتھ سہلاتی رہی۔ جب ذرا طبیعت سنبھلی تو میں نے کہا۔ میری احسان سے بات ہو گئی ہے، اس کی والدہ تمہارا رشتہ لینے آنے والی ہیں! 'میری زندگی کا بھروسہ نہیں۔ آج کل میں چل بسوں، پھر خواہ مخواہ کسی مخلص آدمی کا دل توڑنا اچھی بات نہیں۔ میرے ہاتھ، پائوں نیلے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر جلد آپریشن کرانے کا کہتے تو ہیں مگر اب مجھے ڈر لگتا ہے۔ میں نے مہ وش کو قسم دی کہ تم ضرور احسان سے بات کرو، وہ تمہارا منتظر ہے۔ ایک بار آزما کر تو دیکھو۔ ٹھیک ہے تمہاری یہ آرزو بھی پوری کر دوں گی، ذرا طبیعت ٹھیک ہو جائے پھر جاؤں گی۔ دوا بھی لینی ہے! 'احسان نے اس قدر ڈھارس بندھائی کہ وہ اس سے شادی کرنے پر آمادہ ہو گئی۔ اس نے مجھ سے کہا۔ شکفتہ! بیماری نے میرا چہرہ مجھ سے چھین لیا ہے۔ تم مجھے اس طرح تیار کرو کہ بہت اچھی لگوں۔ بیماری کے اثرات کو غازے میں چھپا دینا۔ مجھے خوب بنا سنوار دو کیونکہ زندگی چند روزہ ہے، پھر کیوں نہ ہم خوبصورت بن کر جئیں۔ اب جب اسے دوا لینے جانا ہوتا، وہ میرے پاس آتی، بال بناوتی، کہتی۔ میرا چہرہ ایسا بنا دو کہ میں خوش نظر آؤں۔ میں ہلکا سا میک اپ کر کے اسے تروتازہ پھول جیسا بنا دیتی تو وہ دیر تک خود کو آئینے میں دیکھا کرتی! 'جس روز اسے دلہن بننا تھا۔ دوپہر سے میرے پارلر ایبٹھی جیسے اسے دلہن بننے کی بہت جلدی ہو۔ گرچہ نہکی تھکی تھی پھر بھی زندہ رہنے کی خواہش نے اس کی آنکھوں میں امنگ بھری جوت جگا دی تھی۔ میں نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ سجاایا۔ اس کے گیسو سنوارے اور ان میں موتی پرو دیے۔ وہ ایک تروتازہ پھول جیسی دکھائی دینے لگی! 'چشم بد دور! آج تو تم عروس نو بہار لگ رہی ہو۔ واقعی کوئی دیوانہ تم پر مر مٹے گا۔ کہنے لگی۔ وہ تو پہلے ہی مر مٹا ہے۔ یہ بتاؤ اب میں بیمار تو نہیں لگ رہی نا...؟ بالکل نہیں۔ تم بیمار کب لگتی ہو۔ اگر ایسی بات ہوئی تو وہ پاگل مجھ سے شادی کیوں کرتا جبکہ جانتا ہے چند دنوں کی خوشی ہے یہ...! 'اللہ نہ کرے۔ ایسے الفاظ اس شبہ گھڑی میں منہ سے نہیں نکالتے۔ اللہ تمہیں لمبی عمر اور دائمی خوشیاں دے۔ میں نے ڈھیر ساری دعائیں دیں۔ رات کو اس کی رخصتی میں شریک ہونے گئی۔ وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔ شبنم کے قطروں سے دھلی ہوئی کسی کلی کی طرح اس کے چہرے پر نور آگیا تھا! 'شادی کے پندرہ روز بعد وہ احسان کے ہمراہ اسلام آباد چلی گئی۔ اس کے دل کا آپریشن ہونا تھا۔ شادیوں کا سیزن تھا، میں اپنے پارلر پر مصروف ہو گئی۔ اس کی خبر نہ لے سکی۔ مہ وش اپنی ماں کو بھی ساتھ لے گئی تھی! 'اچہ ماہ بعد احسان کے گھر گئی۔ مہ وش کی امی اس کے ساتھ اسلام آباد میں تھیں۔ ان کے گھر پر تالا پڑا تھا۔ احسان کی بہن نے بتایا۔ وہ تو چلی گئی، وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ کیا کہہ رہی ہو؟ میرا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ کیا آپریشن کامیاب نہیں ہوا؟ آپریشن تو ٹھیک ہو گیا لیکن ایک ماہ بعد اسے بخار ہوا تو پھر نہیں اترتا۔ ہم اللہ کے بھروسے پر اسے گھر لائے تھے۔ میرا احسان بہت اداس ہے۔ اس نے علاج پر روپیہ پانی کی طرح بہایا مگر اس کی زندگی کے دن باقی نہ رہے تھے۔ وہ چلی گئی۔ اس کی سانس نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ احسان کو سمجھایا تو تھا کہ سوچ لو، کہیں خوشیاں ادھوری نہ رہ جائیں۔ وہ نہیں سمجھا، بس تھوڑی سی خوشی کے لیے شادی کر لی۔ انٹی! دل کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ کر آگئی۔ آج بھی سوچتی ہوں، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں لیکن احسان جیسے لوگ بھی اس دنیا میں بہت کم ہیں، جو اپنی خوشیاں تھوڑی دیر کی سہی، دوسروں کے دامن میں بھرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ (ج... کراچی)"]